سوال

کا(1-2) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

: 1۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہنسی اور تمسخر کرنا کیسا ہے؟

2۔ تفاسیر صحابہ رضی اللہ عنہم اوروں کی تفاسیر پر مقدم ہیں یا نہیں؟ سائل: مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایا (1) (أکرموا أصحابي، فإنهم خیارکم) [1] احترام کرو، کیونکہ وہ تم میں سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ فرمایا: ((لوأن أحدکم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصیفه)) [2] اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا (راہِ خدا میں) خرچ کرے تو وہ ان (صحابہ کرام) کے ایک مد (تقریباً آدھا کلو) یا اس کے آدھے حصے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا [

نا ہے؟ ہر گز نہیں، ہر گز ہر گز نہیں۔ ہاں صرف اتنی بات کہ ''کسی شخص (کائنا من کان) کے قول کو اس وجہ سے قبول نہ کرنا کہ قول مذکور اُس شخص کی محض ایک رائے ہے۔'' کوئی قابلِ ملامت امر نہیں ہے اور نہ یہ اُس شخص پر ہنسی اور تمسخر کرنے میں معدود ہو سکتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

2۔ تفاسیرِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بلکہ تمام آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو مرفوع حکمی کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں، تمام پچھلوں کی تفاسیر اور اقوال اور آرائے محض پر بلاشبہ مقدم ہیں، کیونکہ تفاسیر و آثار مذکورہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفاسیر اور اقوال اور افعال اور تقاریر ہیں۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 88

محدث فتویٰ

---

[1] سنن النسائي الکبریٰ (۵/۳۸۷) مشکاة المصابیح (۳/۳۰۸)

[2] صحیح البخاري، رقم الحدیث (۳۴۷۰) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۵۴۱)

[3] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۳۶۲)